بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ یو۔کے
تعلیمی نصاب برائے ماہ
جولائی 2026

1۔ قرآن کریم

سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَۃِ" کی آیات 22-24 بمعہ ترجمہ و تفسیر پڑھیں اور مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

- آیت نمبر 22 میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کے بارہ میں کیا فرمایا گیا ہے؟ یہ آیت ہمیں اسلام کے پیغام کی حقیقی روح کے متعلق کیا سکھاتی ہے؟
- آیات نمبر 23 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تو ان (لوگوں) پر داروغہ (کے طور پر) مقرر نہیں ہے"۔ تفسیر کے مطابق اس آیت کے کیا معنی ہیں؟

ذرائع: تعلیم نصاب۔ صفحہ نمبر 83–85
تفسیرِ کبیر صفحہ نمبر 146-148:
https://new.alislam.org/library/books/quran-urdu-tafseer-e-kabeer-12?option=toc&page=150

2۔ قرآن کریم کے احکامات

- سورۃ النساء کی آیت 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ

انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ

یہ آیت مومنوں کو ہدایت دیتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر سچی گواہی دیں اور اس کے احکام کے مطابق پوری دیانت داری سے حق کی بات بیان کریں۔ عدل اور انصاف اس حکم کی بنیادی روح ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو اسے ہر حال میں سچی گواہی دینی چاہیے۔ لہٰذا، اگر اس حکم پر گھر، معاشرے اور بین الاقوامی تعلقات و سیاست میں عمل کیا جائے تو ایک ایسا منصفانہ معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے جو امن، ہم آہنگی اور خوشحالی کا گہوارہ ہو۔

- ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں تاکہ ایک منصفانہ ماحول قائم ہو سکے؟
- آج کے دور میں ناانصافی کی مثالیں نظر آتی ہیں، اور قرآنِ کریم کے اس حکم پر عمل کرنے سے حالات میں کس طرح بہتری ہو سکتی ہے؟

ذرائع: تعلیم نصاب۔ صفحہ نمبر 87

3۔ اسماء الحسنیٰ (جنرل میٹنگ)

اللہ تعالیٰ کی صفت ''اَلرَّفِیقُ'' (ساتھی) کا مطالعہ کریں۔

حلیم اور رفیق کے ایک معنی مشترک بھی ہیں یعنی نرمی کرنے والا اور مہربانی کرنے والا۔ رفیق کے ایک معنی ساتھی کے بھی ہیں۔ ایک معنی اس کے ہیں کہ نقصان نہ پہنچانے والا۔ نہ صرف نقصان نہ پہنچانے والا بلکہ نفع اور فائدہ پہنچانے والا، ہمدردی کرنے والا، رحم کرنے والا، اپنا کام ہر سُقم سے پاک اور اعلیٰ کرنے والا اور ساتھیوں کے ساتھ اعلیٰ سلوک کرنے والا اور جس سے مدد لی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات پر غور کریں۔

- ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی رفاقت اور تعلق کیسے پیدا کر سکتے ہیں کہ وہ اس دنیا اور آخرت دونوں میں ہمارا سچا اور دائمی ساتھی بن جائے۔
- ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلیٰ نمونہ سے کیا تعلیم حاصل کر سکتے ہیں جب آپؐ نے وصال کے وقت یہ الفاظ بار بار دہرائے ''فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى''۔
- پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 28 مارچ 2008 میں اللہ تعالیٰ کی صفت ''الرفیق'' کی وضاحت فرمائی اور ہمیں کس طرح توجہ دلائی کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا سب سے محبوب دوست بنا سکتے ہیں؟

ذرائع: تعلیم نصاب۔ صفحہ نمبر 87-90

خطبہ جمعہ مورخہ 28/03/2008: https://www.alislam.org/friday-sermon/2008-03-28.html

4۔ ملفوظات

تقریر حضرت اقدس علیہ السلام۔ 18 جنوری 1898ء

غیر اللہ کی طرف رجوع

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔

- اس اقتباس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر چیزوں یا طاقتوں کے آگے جھکنے اور ان پر انحصار کرنے کے کیا نتائج ہوتے ہیں؟
- دعا سے مکمل فائدہ حاصل کرنے کے لیے ہمارے دل کی کیا کیفیت اور حالت ہونی چاہیے؟

ذرائع: تعلیم نصاب۔ صفحہ نمبر 104-103

5۔ زبانی یاد کرنے کیلئے دُعا
سورۃ ال عمران۔ آیت 9

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٩

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

ذرائع: تعلیم نصاب۔ صفحہ نمبر 106

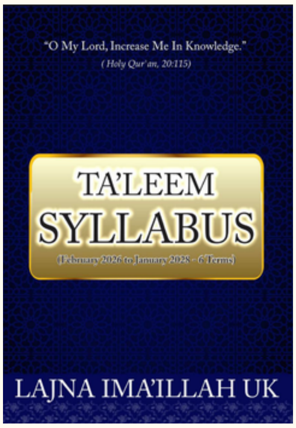

click to read